اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلْفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ
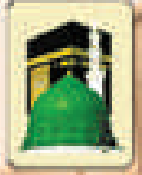
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّ حِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِ یْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: **توکُّل** ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

شکار کرنے چلے تھے شکار ہو بیٹھے

''عمران بن حِطّان رَقاشی'' اَکابِر علمائے مُحدِّثین سے تھا، اس کی ایک چچازاد بہن خارجیہ تھی، اس سے نکاح کرلیا۔ علمائے کرام نے سُن کر طعنہ زنی کی۔ کہا: ''میں نے تو اس لئے نکاح کرلیا ہے کہ اس کو اپنے مذہب پر لے آؤں گا۔'' ایک سال نہ گزرا تھا کہ خود خارجی ہوگیا۔ (الاصابة فی تمییز الصحابة، حرف العین، ج٥، ص٢٣٣) ؎

شد غلام کہ آب جو آرد　　　آب جو آمد و غلام ببرد

(ایک غلام نہر کا پانی لانے کو گیا نہر کا پانی بھر آیا تو غلام کو بہالے گیا۔)

ع شکار کرنے چلے تھے شکار ہو بیٹھے

یہ سب اس صورت میں ہے کہ وہ رافضی یا رافضیہ جس سے شادی کی جائے بعض اگلے رَوافِض کی طرح صرف بد مذہب ہو، دائرۂ اسلام سے خارج نہ ہو۔ آجکل کے روافض تو عموماً ضروریاتِ دین کے منکر اور قطعاً مُرتَد ہیں، ان کے مرد یا عورت کا کسی سے نکاح ہوسکتا ہی نہیں۔ ایسے ہی وہابی، قادیانی، دیوبندی، نیچری، چکڑالوی جُملہ (یعنی سب) مرتدین ہیں کہ ان کے مرد یا عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا، مسلم ہو یا کافِرِ اَصلی یا مرتد، محض باطل اور زِنائے خالص ہوگا اور اولاد وَلَدُ الزِّنا۔

عالمگیریہ میں ظھیریہ سے ہے: ''اَحکامُھُم اَحکامُ الْمُرتَدِّین'' (یعنی ان کے احکام مرتدین کی مثل ہیں) (الفتاوی الھندیة، کتاب السیر، مطلب موجبات الکفر، ج٢، ص٢٦٤) اسی میں ہے، ''لَایَجُوزُ لِلْمُرتَدِّ اَنْ یَتَزَوَّجَ مُرْتَدَّةً وَلَا مُسْلِمَةً وَلَا کَافِرَةً اَصْلِیَّةً وَکَذٰلِكَ لَایَجُوزُ نِکَاحُ الْمُرْتَدَّةِ مَعَ اَحَدٍ'' (یعنی مرتد مرد کا نکاح مرتدہ عورت سے جائز ہے نہ مسلمان عورت سے اور نہ ہی کافرہ اصلیہ سے، اسی طرح مرتدہ عورت کا نکاح بھی کسی سے جائز نہیں۔)

(الفتاوی الھندیة، کتاب النکاح، الباب الثالث، القسم السابع، ج١، ص٢٨٢)

تہذیب یا تخریب؟

عرض: حضور صلح کُل والے یہ اِعتراض کرتے ہیں کہ تہذیب کے خلاف ہے اگر کوئی اپنے پاس ملنے آئے اور اس سے نہ ملا جائے؟